دار الافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Dar-ul-ifta Ahl-e-sunnat

ریفرینس نمبر: Lar 8231　　بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ　　تاریخ: 10-01-2019

دنیاوی تعلیم کی وجہ سے جماعت چھوڑنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر اسکول کے قریب ہی محلے کی مسجد ہو، لیکن اگر جماعت سے نماز پڑھنے جائیں گے، تو انگلش کا لیکچر نکل جائے گا، تو کیا اس مجبوری میں جماعت چھوڑ سکتے ہیں؟

سائل: طیب (جوہر ٹاؤن، لاہور)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

ہر مسلمان صحیح و بالغ پر مسجد محلہ کی جماعت اُولیٰ میں شرکت شرعاً واجب اور بلاعذر شرعی اسے ترک کرنا، ناجائز و گناہ ہے۔ تو جب آپ کے اسکول کے قریب محلے کی مسجد موجود ہے، تو محض دنیاوی تعلیم کی مشغولیت اس مسجد کی جماعت اُولیٰ چھوڑنے کے لئے شرعی عذر نہیں ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ (جلد 1، صفحہ 303)، سنن دار قطنی (جلد 2، صفحہ 292)، المستدرک للحاکم (جلد 1، صفحہ 373)، السنن الکبری للبیہقی (جلد 3، صفحہ 81)، معرفۃ السنن والآثار (جلد 4، صفحہ 104)، کنز العمال (جلد 4، صفحہ 426) اور مصنف عبد الرزاق میں ارشاد نبوی صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم ہے: (واللفظ للآخر)

”لا صلاۃ لجار المسجد الا فی المسجد. قال الثوری فی حدیثہ قیل لعلی ومن جار المسجد؟ قال من سمع النداء“ یعنی مسجد کے پڑوسی کی نماز نہیں، مگر مسجد میں۔ امام ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کی گئی کہ مسجد کا پڑوسی کون ہے؟ ارشاد فرمایا کہ جو اذان کی آواز

سنے۔ (مصنف عبد الرزاق، رقم الحدیث 1915، جلد 1، صفحہ 497، المکتبۃ الاسلامی، بیروت)

ایک حدیث پاک میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اذان سن کر بلا عذر جماعت چھوڑنے کو ظلم اور نفاق سے تعبیر فرمایا۔ چنانچہ معجم کبیر للطبرانی اور مسند امام احمد میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (والنظم لمسند احمد) "الجفاء كل الجفاء والكفر والنفاق من سمع منادى الله ينادي بالصلاة يدعو إلى الفلاح ولا يجيبه" یعنی ظلم، پورا ظلم اور کفر اور نفاق یہ ہے کہ آدمی اللہ کے منادی کو نماز کی ندا کرتا اور فلاح کی طرف بلاتا سنے اور حاضر نہ ہو۔

(مسند احمد بن حنبل، جلد 24، صفحہ 390، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

صحیح بخاری، صحیح مسلم اور سنن ابو داؤد وغیرہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: (والنظم هذا لابی داؤد) "لقد هممت أن آمر فتيتي فيجمعوا حزما من حطب، ثم آتي قوما يصلون في بيوتهم ليست بهم علة فأحرقها عليهم" ترجمہ: تحقیق میں نے ارادہ کیا کہ میں اپنے جوانوں کو حکم دوں پس لکڑیوں کے گٹھے جمع کریں، پھر میں ان لوگوں کے پاس آؤں، جو بغیر عذر گھروں میں نماز پڑھتے ہیں، تو میں ان کو آگ لگا دوں۔

(سنن ابو داؤد، کتاب الصلوۃ، باب فی التشدید فی ترک الجماعۃ، جلد 1، صفحہ 150، مکتبۃ العصریہ، صیدا، بیروت)

غنیۃ المستملی میں ہے: "قال محمد فی الاصل اعلم ان الجماعة سنة مؤكدة لا يرخص الترك فيها الا بعذر مرض او غيره واول هذا الكلام يفيد السنية وآخره يفيد الوجوب وهو الظاهر ففی الغاية قال عامة مشائخنا انها واجبة وفی المفيد انها واجبة وتسميتها سنة لوجوبها بالسنة وفی البدائع تجب على العقلاء البالغين الاحرار القادرين على الجماعة من غير حرج انتهى" ترجمہ: امام محمد نے اصل میں فرمایا: جان لو کہ جماعت سنت مؤکدہ ہے، اس کو چھوڑنے کی رخصت نہیں ہے مگر مرض وغیرہ کے عذر کی وجہ سے۔ اس کلام کا پہلا حصہ جماعت کے سنت ہونے کا فائدہ دیتا ہے اور آخری حصہ جماعت کے واجب ہونے کا فائدہ دیتا ہے اور یہی ظاہر ہے، لہٰذا غایہ میں ہے کہ عامہ مشائخ نے فرمایا کہ

جماعت واجب ہے اور مفید میں ہے کہ جماعت واجب ہے اور اس کو سنت کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کا وجوب سنت سے ثابت ہے اور بدائع میں ہے کہ جماعت ایسے عاقل، بالغ اور آزاد لوگوں پر واجب ہے، جو بغیر مشقت جماعت پر قادر ہوں۔ (غنیۃ المستملی، فصل فی الامامۃ، صفحہ 438، مطبوعہ کوئٹہ)

امام اہل سنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: "پانچوں وقت کی نماز مسجد میں جماعت کے ساتھ واجب ہے۔ ایک وقت کا بھی بلا عذر ترک گناہ ہے۔"

(فتاویٰ رضویہ، جلد 7، صفحہ 194، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

اسی فتاوی رضویہ میں فرمایا: "اقول لسنا نبیح تعمد ترک الجماعۃ الأولی اتکالا علی الاخری فمن سمع منادی اللہ ینادی ولم یجب بلا عذر اثم وعزر" یعنی میں کہتا ہوں: ہم جماعت اولیٰ کے عمداً ترک کو دوسری جماعت پر بھروسا کی بناء پر مباح قرار نہیں دیتے اور جس شخص نے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے بلاوا سنا اور اس نے اسے قبول نہ کیا وہ گنہگار ہو گا اور وہ قابل تعزیر ہے۔

(فتاوی رضویہ، جلد 7، صفحہ 162، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ أعلم عزوجل ورسولہ أعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابو رجا محمد نور المصطفی عطاری مدنی

03 جمادی الأولی 1440ھ/10 جنوری 2019ء

الجواب صحیح

محمد ہاشم خان عطاری مدنی

خوفِ خدا و عشقِ مصطفےٰ کے حصول کیلئے ہر ہفتے کو عشاکی نماز کے بعد امیرِ اہلِ سنّت کا مدنی مذاکرہ دیکھنے سننے اور ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں بہ نیتِ ثواب ساری رات گزارنے کی مدنی التجاء ہے

نوٹ! دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے یا تحریر کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج darulitaahlesunnat کے ذریعے کی جاسکتی ہے۔